(ج) نکاح وطلاق کی اسلامی تعلیمات

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نکاح اور اس کے احکام و مسائل (منگنی، ایجاب و قبول، خطبہ نکاح، گواہ، حق مہر اور ولیمہ وغیرہ) کے بارے میں جان سکیں۔
- طلاق، خلع اور عدّت سے متعلقہ احکام و مسائل جان سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں شادی بیاہ میں ہونے والی غیر شرعی رسومات اور فضول خرچی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی میں نکاح کے فوائد اور طلاق کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- نکاح وطلاق کے متعلق شرعی احکامات جان کر کامیاب عائلی زندگی گزارنے والے بن سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں شادی بیاہ میں ہونے والی غیر شرعی رسومات اور فضول خرچی کے نقصانات سمجھ کر ان سے اجتناب کر سکیں۔

سوال 1: قرآن وسنت کی روشنی میں نکاح کے معنی و مفہوم اور احکام و مسائل پر تفصیلی مضمون قلمبند کریں۔

نکاح کا مفہوم واہمیت:

نکاح عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "ملانا" یا "جوڑنا"۔ شریعت کی اصطلاح میں نکاح ایک پاکیزہ اور فطری معاہدہ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قائم کیا جاتا ہے تاکہ دونوں ایک دوسرے کے لیے سکون، محبت، اور رحمت کا باعث بنیں۔ قرآنِ کریم نکاح کو ایک نہایت بابرکت رشتہ قرار دیتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (سورۃ الروم: 21)

ترجمہ: "اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تمھاری ہی جنس سے جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اُس نے تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرمادی"۔

اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي'' (سنن ابن ماجہ: 1846)

''نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت سے روگردانی کرے، وہ مجھ سے نہیں۔''

اسلام نے نکاح کو نہ صرف ایک دینی فریضہ قرار دیا بلکہ معاشرتی اور اخلاقی استحکام کا ذریعہ بھی بنایا۔ نکاح سے نسل انسانی کی بقا، عفت و پاکدامنی کا تحفظ، اور حلال طریقے سے جذبات کی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نکاح کو آسان اور بے حیائی کو سخت ناپسند کیا ہے۔ موجودہ دور میں نکاح کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور نوجوانوں میں اس کے فضائل و فوائد کو واضح کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

نکاح کے احکام و مسائل

منگنی:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منگنی نکاح سے پہلے ایک وعدہ ہوتا ہے جس میں فریقین یعنی لڑکے اور لڑکی کے گھر والے اس بات پر رضامند ہوتے ہیں کہ وہ آئندہ نکاح کریں گے۔ یہ محض ایک وعدہ ہوتا ہے، شرعی نکاح نہیں۔ منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے

stepacademyofficial.com

کے لیے ابھی بھی غیر محرم ہی رہتے ہیں، لہٰذا ان کے درمیان خلوت، میل جول، یا آزادانہ بات چیت شرعاً ناجائز ہے۔ قرآنِ مجید میں منگنی کا اشارہ ان الفاظ میں آیا ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (سورۃ البقرۃ: 235)

ترجمہ: "اور تم پر کوئی گناہ نہیں اِس بات میں کہ عورتوں کو اشارہ سے نکاح کا پیغام دو۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منگنی کی اجازت ہے، بشرطیکہ حدودِ شرع کا لحاظ رکھا جائے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے منگنی سے متعلق فرمایا:

"کسی شخص کو دوسرے کی منگی ہوئی عورت کو منگنی کا پیغام دینا جائز نہیں" (صحیح مسلم: 1412)۔

اسلام منگنی کو نکاح کی تیاری کے طور پر قبول کرتا ہے، مگر اسے شادی کے برابر نہیں رکھتا۔ لہٰذا والدین، اولاد، اور سوسائٹی سب کو چاہیے کہ منگنی کے بعد بھی اسلامی پردے اور حدود کا خیال رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور معاشرتی برائیاں پیدا نہ ہوں۔

ایجاب و قبول (نکاح کا بنیادی رکن):

اسلام میں نکاح ایک باضابطہ معاہدہ ہے جو ایجاب و قبول یعنی دو طرفہ رضامندی کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔ ایجاب کہتے ہیں ایک فریق (مثلاً لڑکے کے سرپرست) کی طرف سے نکاح کی پیشکش، اور قبول کہتے ہیں دوسرے فریق (مثلاً لڑکی) کی طرف سے اس پیشکش کو قبول کرنا۔ یہ دونوں باتیں صاف الفاظ میں، دو گواہوں کی موجودگی میں اور مجلس عقد میں ہونا ضروری ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے نکاح کے انعقاد کے لیے دو گواہوں کی موجودگی کو لازمی قرار دیا:

"لا نِكاحَ إلا بوليٍّ وشاهِدَي عدلٍ" (سنن بیہقی: 13216)

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں۔"

ایجاب و قبول کا عمل نکاح کے شرعی تقاضوں میں سے ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نکاح شرعی طور پر منعقد نہیں ہوتا۔ اس میں لڑکی اور لڑکے دونوں کی باہمی رضامندی لازم ہے، جیسا کہ قرآنِ کریم نے بھی فرمایا:

﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ﴾ (سورۃ البقرۃ: 232)

"اور انہیں نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں جب کہ وہ معروف طریقے پر باہم راضی ہوں۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نکاح رضامندی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلام نے اس نظام کو سادہ، باوقار اور فطری رکھا ہے تاکہ انسانی جذبات کو جائز اور بابرکت دائرے میں مکمل طور پر تحفظ حاصل ہو۔

خطبہ نکاح:

اسلامی نکاح کی تقریب کا آغاز جس مبارک عمل سے ہوتا ہے، وہ خطبۂ نکاح ہے۔ یہ خطبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے، جو نکاح کے موقع پر تقویٰ، طہارت، اور اللہ کے احکامات کی پابندی کی یاد دہانی کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ اس میں عموماً قرآنِ مجید کی تین آیات شامل کی جاتی ہیں:

(سورۃ النساء کی آیت نمبر 1، سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 102 اور سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 70 تا 71۔ ان آیات میں تقویٰ، سچائی، اور اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

stepacademyofficial.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ ﷺ جب نکاح پڑھاتے تو یہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے" (سنن نسائی: 3289)۔

ان آیات کے ذریعے نبی کریم ﷺ نکاح کرنے والے دونوں فریقین کو یہ سبق دیتے تھے کہ نکاح صرف ایک رسمی تعلق نہیں بلکہ یہ اللہ کی رضا کے لیے، تقویٰ پر مبنی ایک عظیم معاہدہ ہے۔ خطبہ نکاح ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ شادی کے بعد زندگی کی بنیاد خوف خدا، سچائی، نرمی اور باہمی حقوق کی ادائیگی پر ہونی چاہیے۔ اسی لیے علماء کرام نکاح کے موقع پر اس خطبے کو نہایت اہمیت دیتے ہیں اور اس کی ادائیگی کو باعثِ برکت سمجھتے ہیں۔

گواہ:

نکاح ایک عظیم اور پاکیزہ معاہدہ ہے جس کی شرعی تکمیل کے لیے دو عاقل، بالغ اور مسلمان گواہوں کی موجودگی لازم ہے۔ گواہوں کا مقصد یہ ہے کہ نکاح کا اعلان ہو، چھپاؤ نہ ہو، اور بعد میں کسی انکار یا اختلاف کی صورت میں ثبوت فراہم کیا جا سکے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لا نکاح إلا بولی و شاہدی عدل"

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔" (سنن بیہقی: 13216)

قرآنِ مجید نے بھی معاملات میں گواہ رکھنے کی تعلیم دی ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ (سورۃ الطلاق: 2)

"اور اپنوں میں سے دو عدل والے آدمیوں کو گواہ بنالو۔"

حق مہر:

حق مہر اسلام میں حق مہر نکاح کا ایک لازمی جزو اور عورت کا شرعی حق ہے، جسے شوہر پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ مہر کی ادائیگی نکاح کے وقت یا بعد میں طے شدہ مدت پر کی جاتی ہے، اور یہ عورت کی مالی عزت، وقار اور مقام کی علامت ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ (سورۃ النساء: 4)

ترجمہ: "اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کرو"

رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی ازواج مطہرات کو مہر ادا فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو آپ نے زرہ بطور مہر پیش کی (سنن نسائی: 3332)۔

مہر کی مقدار میں شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی، البتہ سادگی اور میانہ روی کو پسند فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بہترین نکاح وہ ہے جس کا مہر آسان ہو۔" (سنن ابن ماجہ: 1887)

مہر کا مقصد عورت کو عزت دینا اور نکاح کے رشتے کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ کوئی قیمت نہیں بلکہ محبت و عزت کا اظہار ہے، اور اس

stepacademyofficial.com

کیا دائیگی میں تاخیر یا انکار شرعی و اخلاقی لحاظ سے گناہ ہے۔

مہر کی اقسام:

اسلامی فقہ کے مطابق حق مہر کی مختلف اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

مہرِ مُعَجَّل (جلد ادا کیا گیا مہر):

یہ وہ مہر ہوتا ہے جو نکاح کے فوراً بعد یا رخصتی سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ اکثر خاندانوں میں یہ رسم موجود ہوتی ہے۔

مہرِ مُؤَجَّل (موخر مہر):

یہ وہ مہر ہے جو بعد میں کسی خاص وقت یا شوہر کی وفات پر یا طلاق کی صورت میں ادا کیا جائے گا۔ اکثر لوگ یہ مہر بعد میں ادا کرنے کی نیت سے لکھواتے ہیں۔

ولیمہ:

"ولیمہ" شریعتِ مطہرہ میں ایک مستحب عمل ہے جو نکاح کے بعد شوہر کی طرف سے خوشی کے اظہار اور رشتہ داروں، دوست احباب کی ضیافت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد اعلانِ نکاح، محبت و اخوت کا فروغ اور اسلامی معاشرتی تعلقات کو تقویت دینا ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے خود بھی ولیمہ فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس کی ترغیب دی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔" (صحیح بخاری: 5155)

سوال 2: طلاق و خلع کا مفہوم اور شرعی حیثیت بیان کریں۔

طلاق کا معنی و مفہوم:

لغت میں طلاق کا مطلب ہے "چھوڑ دینا"، "رہائی دینا" یا "ختم کرنا"۔ اسلامی اصطلاح میں طلاق وہ شرعی عمل ہے جس کے ذریعے شوہر اپنی بیوی سے شادی کے رشتے کو ختم کرتا ہے۔ یعنی شوہر اپنی بیوی کو کہہ کر یا لکھ کر اس رشتے سے آزاد کر دیتا ہے تاکہ دونوں کے درمیان نکاح کا تعلق ختم ہو جائے۔

اسلامی شریعت میں طلاق ایک ایسا جواز ہے جو مخصوص حالات میں ازدواجی تعلق ختم کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔ یہ ایک سخت عمل ہے جو نرمی، عدل اور سنجیدگی کے ساتھ انجام دینا چاہیے تاکہ دونوں فریقوں کے حقوق محفوظ رہیں اور بے جا نقصان نہ ہو۔

طلاق کا بنیادی مقصد معاشرتی نظم و سکون کو برقرار رکھنا اور اگر ازدواجی زندگی میں کوئی مسائل رہ جائیں تو ان کو حل کرنے کی آخری راہ فراہم کرنا ہے۔ اسلام نے طلاق کو ہلکے میں لینے کی سختی سے ممانعت کی ہے اور اسے آخری حل سمجھا ہے۔

طلاق اور خلع

اسلام میں نکاح ایک مقدس معاہدہ ہے، لیکن اگر میاں بیوی کے درمیان نباہ نہ ہو سکے تو شریعت میں اس کے حل کے طور پر طلاق یا خلع کا اختیار دیا گیا ہے۔

- **طلاق:** شوہر اپنی بیوی کو نکاح کی بندش سے آزاد کر دیتا ہے۔
- **خلع:** عورت باہمی رضامندی سے مال یا مہر کا کچھ حصہ دے کر خود کو نکاح سے آزاد کرواتی ہے۔

stepacademyofficial.com

عدالت کے ذریعے فسخِ نکاح:

اگر شوہر طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو، خلع پر راضی نہ ہو اور بیوی اپنے اوپر ظلم اور حق تلفی ثابت کر دے تو اسلامی عدالت فسخِ نکاح کا فیصلہ سنا سکتی ہے۔ یہ صورت مظلوم عورتوں کے تحفظ کے لیے شریعت کی ایک مہربان صورت ہے۔

قرآنِ مجید میں خلع کا ثبوت:

خلع کا قرآنی حوالہ واضح ہے:

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ﴾ (سورۃ البقرۃ: 229)

ترجمہ: "تو اگر تم خوف محسوس کرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو پھر اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ (عورت جو) کچھ معاوضہ دے (کر اپنے آپ کو چھڑا لے)"

یہ آیت بتاتی ہے کہ اگر زوجین میں اتنی کشیدگی ہو جائے کہ اسلامی احکام پر عمل ممکن نہ رہے، تو عورت مال دے کر نجات حاصل کر سکتی ہے۔

طلاق و خلع کی شرعی حیثیت:

شریعت نے طلاق کو جائز مگر ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کا ارشاد ہے:

"اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ"

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔" (سنن ابی داؤد: 2177)

یہ حدیث اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ طلاق کا اختیار ضرورت کے تحت استعمال ہو، جلد بازی، غصے، یا معمولی اختلاف پر اس کا سہارا نہ لیا جائے۔

اسلام کی کوشش رشتہ بچایا جائے:

اسلامی تعلیمات کا اصل مقصد نکاح کو ٹوٹنے سے بچانا ہے، اسی لیے میاں بیوی کو برداشت، درگزر اور مشورے کا حکم دیا گیا، جھگڑوں کے حل کے لیے ثالثی (صلح صفائی) کا اصول پیش کیا گیا۔

طلاق کی اقسام:

فقہی و لغوی وضاحت:

اسلامی فقہ میں طلاق کی تقسیم اس کے اثرات اور رجوع کے امکان کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

یہ تقسیم طلاق کے بعد میاں بیوی کے تعلق کو واضح کرتی ہے کہ رجوع ممکن ہے یا نکاح مکمل ختم ہو چکا ہے۔

1۔ طلاقِ رجعی:

لغوی مفہوم: رجعی کا مطلب ہے واپس آنا یا رجوع کرنا۔

فقہی تشریح: طلاقِ رجعی وہ طلاق ہے جو شوہر پہلی یا دوسری بار دیتا ہے اور جس کے بعد عدت کے دوران رجوع ممکن ہوتا ہے رجوع کے لیے نیا نکاح یا مہر ضروری نہیں ہوتا، صرف نیت اور قول کافی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا﴾ (سورۃ البقرۃ: 228)

stepacademyofficial.com

"اور اُن کے شوہر اِس (مدت) میں اُنھیں (اپنی زوجیت میں) لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں"

2۔ **طلاقِ بائن:**

لغوی مفہوم: بائن کا مطلب ہے جدا ہو جانا یا الگ ہو جانا۔

فقہی تشریح: طلاقِ بائن وہ طلاق ہے جس کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے رجوع کے لیے نیا نکاح اور مہر ضروری ہوتا ہے خلع یا عدالتی فسخ کے ذریعے ہونے والی جدائی بھی طلاق بائن کے زمرے میں آتی ہے

عام طور پر جب طلاق بغیر رجوع کی نیت سے دی جائے یا خلع کی صورت میں واقع ہو تو زوجین کا تعلق فوراً منقطع ہو جاتا ہے

3۔ **طلاقِ مغلظہ:**

لغوی مفہوم: مغلظہ کا مطلب ہے شدید یا سخت ترین۔

فقہی تشریح: طلاقِ مغلظہ وہ طلاق ہے جس میں شوہر تین طلاقیں مکمل طور پر دے دے یا تین طلاقیں مختلف مواقع پر مکمل ہو جائیں اس کے بعد نہ عدت میں رجوع ممکن ہوتا ہے نہ نیا نکاح کیا جا سکتا ہے جب تک عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے اور وہ شوہر از خود طلاق نہ دے دے۔

عدّت کا مفہوم اور مقصد:

اسلام میں عدّت ایک ایسا مقررہ وقفہ ہے جسے عورت کو طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد گزارنا لازم ہوتا ہے۔

عدّت کا مقصد:

1۔ خاندانی رشتوں کی وضاحت 2۔ حمل کی نشاندہی 3۔ اور شوہر کے ساتھ تعلق کی مدّتِ احترام کو قائم رکھنا ہے۔

اسلامی شریعت میں عدت ایک مخصوص مدت ہے جو کسی خاتون پر طلاق یا شوہر کے انتقال کے بعد لازم آتی ہے۔ عدت کے دوران عورت نکاح نہیں کر سکتی، اور بعض دیگر شرعی احکام کی بھی پابند ہوتی ہے۔ یہ عورت کے حق میں ایک شرعی تحفظ ہے جس سے اس کی عزت، نسب اور وقار محفوظ رہتا ہے۔

عدّتِ وفات:

جب کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے تو وہ:

1۔ اس کی شوہر سے ملاقات ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو 2۔ چاہے رخصتی ہوئی ہو یا نہیں

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾ (سورۃ البقرہ: 234)

ترجمہ: "اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو چاہیے کہ وہ (بیویاں) اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن انتظار میں رکھیں۔"

سوال 3: نکاح کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لیں۔

جواب: نکاح کے فوائد و ثمرات:

نکاح، تقویٰ و پرہیزگاری کا ذریعہ:

نکاح انسان کو زنا، نگاہ کی آلودگی، اور نفسانی خواہشات جیسے بڑے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم)

stepacademyofficial.com

نے فرمایا:

''مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ'' (شعب الایمان للبیہقی)

''جس نے نکاح کیا، اس نے اپنے دین کا آدھا حصہ مکمل کر لیا۔''

نکاح اور برکتِ رزق:

نکاح رزق میں وسعت اور برکت کا ذریعہ بھی بنتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر مبنی تعلق سے گھر میں سکون، محبت، اور معاشی استحکام آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ﴾ (سورۃ النور: 32)

ترجمہ: ''اور تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کرو اور تمہارے غلاموں اور کنیزوں میں سے بھی جو (نکاح کے) قابل ہوں (ان کا بھی نکاح کر دو)''

نکاح خاندانی نظام کی بنیاد:

نکاح ایک ایسا معاشرتی بندھن ہے جو خاندان کی بنیاد رکھتا ہے، اور نسلِ انسانی کی بقا، تحفظ اور تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ رشتہ بچوں کی صحیح پرورش، اخلاقی اقدار، کی منتقلی اور معاشرتی ہم آہنگی کا ضامن ہے۔

نکاح احساسِ ذمہ داری کا آغاز:

نکاح فرد کو ذمہ دار، باشعور اور باوقار بناتا ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں ایک دوسرے کے لیے سہارا، محافظ اور ناصح بن جاتے ہیں، اور یوں ایک ذمہ دار معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

نکاح سکون، محبت اور رحمت کا سرچشمہ:

قرآن کریم نے نکاح کے روحانی فائدے کو سورۃ الروم میں یوں بیان فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾

(سورۃ الروم: 21)

ترجمہ: ''اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرما دی''

سوال 4: طلاق کے معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: طلاق کے معاشرتی نقصانات:

اسلام نے نکاح کو جہاں رحمت، سکون اور محبت کا ذریعہ بنایا ہے، وہیں طلاق کو جائز مگر ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے کیونکہ یہ صرف دو افراد کی جدائی نہیں بلکہ خاندانی نظام کی شکست ہوتی ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

''اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ'' (سنن ابی داود: 2177)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔''

stepacademyofficial.com

بچوں پر نفسیاتی اثرات:

- ماں کی محبت اور باپ کی شفقت بچے کی شخصیت کا توازن قائم کرتی ہے
- طلاق کی صورت میں بچے محرومی، خوف، اور احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں
- اکثر بچے تعلیمی پسماندگی، ذہنی دباؤ اور معاشرتی الجھنوں کا شکار ہوتے ہیں
- بعض اوقات بچے غیر اخلاقی سرگرمیوں کی طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں

بچوں کی تربیت کا فقدان:

- اسلامی تربیت میں والد اور والدہ دونوں کی برابر کی شراکت ہوتی ہے۔
- ماں بچوں کو محبت، قربانی اور ادب سکھاتی ہے،
- جبکہ باپ انہیں تحمل، قیادت، تحفظ اور کفالت سکھاتا ہے۔
- ان دونوں کرداروں میں سے ایک کا ختم ہو جانا بچے کی شخصیت کے توازن کو بگاڑ دیتا ہے۔

معاشرتی اثرات :

- طلاق سے ایک فرد نہیں، ایک سماج متاثر ہوتا ہے
- طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان خاندانی نظام کو کمزور کرتا ہے
- طلاق سے معاشرے میں تنہائی، بے اعتمادی اور انتشار پھیلتا ہے
- طلاق کی وجہ سے رشتے ناطے، خاندانی قدریں اور اخلاقی حدود خطرے میں پڑ جاتی ہیں

طلاق ایک ناپسندیدہ اور حساس معاملہ ہے جو صرف دو افراد کو نہیں بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) موجودہ دور میں نکاح کی وہ رسم جس پر سب سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔
(الف) تعلیم پر (ب) مہندی و بارات پر ✓ (ج) نکاح پر (د) حق مہر پر

(ii) وہ عرصہ جو ایک عورت طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد گزارتی ہے کہلاتا ہے:
(الف) وصیت (ب) عدت ✓ (ج) خلع (د) حق مہر

(iii) شوہر کی وفات کی صورت میں عدت کا عرصہ ہوتا ہے:
(الف) تین ماہ دس دن (ب) چار ماہ دس دن ✓ (ج) پانچ ماہ دس دن (د) چھ ماہ دس دن

(iv) جہیز کے نام پر لڑکی والوں سے رقم طلب کرنا:
(الف) مستحب ہے (ب) حلال ہے (ج) بدعت اور ظلم ہے ✓ (د) افضل ہے

(v) حق مہر کی رقم:
(الف) جبر سے طے ہوتی ہے (ب) شوہر کی خوشی پر موقوف ہے
(ج) دلہن کی مرضی کے بغیر بھی طے کی جا سکتی ہے (د) عورت کا حق ہے ✓

stepacademyofficial.com

(vi) حاملہ عورت کی عدت ہے:

(الف) وضع حمل ✓ (ب) دو ماہ دس دن (ج) تین ماہ دس دن (د) چار ماہ دس دن

(vii) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر مقرر کیا گیا:

(الف) پانچ سو درہم ✓ (ب) آٹھ سو درہم (ج) نو سو درہم (د) سات سو درہم

(viii) نکاح کے فرائض میں سے ہے:

(الف) خطبہ نکاح ✓ (ب) منگنی (ج) ولیمہ (د) رخصتی

(ix) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فرمان کے مطابق سب سے بدترین ولیمہ وہ ہے جس میں:

(الف) جس میں غربا کو دعوت نہ دی جائے ✓ (ب) مختلف کھانے ہوں

(ج) بہت زیادہ خرچ کیا جائے (د) بہت کم لوگوں کو کھانا کھلایا جائے

(x) خلع کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(الف) شوہر (ب) بیوی ✓ (ج) گواہ (د) ولی

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) منگنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: منگنی نکاح سے پہلے کی وہ سماجی اجازت یا پیشکش ہوتی ہے جس میں لڑکی یا اس کے اہلِ خانہ کو نکاح کا پیغام دیا جاتا ہے۔ اسے شریعت میں "خِطبہ" کہا جاتا ہے۔ یہ نکاح کا حصہ نہیں بلکہ اس سے پہلے ایک ابتدائی مرحلہ ہے۔ منگنی کے بعد بھی شریعت دونوں فریقین کو نکاح سے پہلے انکار کا اختیار دیتی ہے۔

(ii) نکاح کا شرعی مقصد کیا ہے؟

جواب: نکاح کا مقصد فطری خواہشات کی تکمیل، خاندان کی تشکیل اور معاشرے کی پاکیزگی ہے۔

(iii) مہر کیوں فرض کیا گیا؟

جواب: مہر عورت کا شرعی حق ہے جو نکاح کی عزت اور تحفظ کی علامت ہے۔

(iv) غیر شرعی رسموں کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: یہ غربت، فضول خرچی اور دینی احکام سے دوری کا سبب بنتی ہیں۔

(v) طلاق دینے سے پہلے کیا سوچنا ضروری ہے؟

جواب: طلاق سے پہلے صلح، مشورہ اور اصلاح کی کوشش کرنا لازم ہے۔

(vi) ایجاب و قبول کن الفاظ سے ہوتا ہے؟

جواب: واضح اور صاف الفاظ جیسے "میں نے قبول کیا" سے ہوتا ہے۔

(vii) خطبہ نکاح کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: یہ نکاح کو سنت طریقے سے انجام دینے اور برکت کی نیت سے پڑھا جاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

(viii) خلع کسے کہتے ہیں؟

جواب: عورت کی طرف سے طلاق لینے کو خلع کہتے ہیں، جو قاضی کی اجازت سے ہوتا ہے۔

(ix) حق مہر کی اقسام کیا ہیں؟

جواب: مہر معجل (فوراً دیا جانے والا) اور مہر مؤجل (بعد میں ادا کیا جانے والا)۔

(x) ولیمہ کس وقت کرنا سنت ہے؟

جواب: ولیمہ نکاح کے بعد کسی بھی مناسب وقت پر سنت ہے۔

(xi) حرمت نکاح کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: نسب، رضاعت، مصاہرت اور کسی مخصوص حالت کی وجہ سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نسلِ انسانی کی بقا اور معاشرتی زندگی کے استحکام کے لیے ضروری ہے:

(الف) نکاح ✓ (ب) خلع (ج) وصیت (د) وراثت

(ii) نکاح کے فرائض میں شامل ہے:

(الف) حق مہر (ب) ایجاب و قبول ✓ (ج) منگنی (د) ولیمہ

(iii) نکاح کے موقع پر فوری طور پر ادا ہونے والا مہر کہلاتا ہے:

(الف) مہر معجل ✓ (ب) مہر مؤجل (ج) مہر منجم (د) مہر مثل

(iv) طلاق کی وہ قسم جس میں عدت کے دوران رجوع ممکن ہو، کہلاتی ہے:

(الف) طلاقِ مغلظہ (ب) طلاقِ بائن (ج) طلاقِ رجعی ✓ (د) طلاقِ بدعت

(v) نکاح کے فوائد میں سے ہے:

(الف) رزق میں برکت ✓ (ب) مال کا پاک ہونا

(ج) نفرتوں کا خاتمہ (د) میانہ روی کا فروغ

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) نکاح کی اہمیت مختصراً تحریر کریں۔

جواب: نکاح اسلام کا ایک اہم فریضہ اور سنت ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف انسانی فطرت کی تکمیل کرتا ہے بلکہ نسل انسانی کی بقا، رزق میں برکت، باہمی محبت، اور معاشرتی استحکام کا باعث بنتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں نکاح کو عفت، سکون، اور تقویٰ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

stepacademyofficial.com

(ii) خلع کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: خلع ایسی صورت ہے جب بیوی شوہر سے علیحدگی چاہے اور وہ اس کے عوض میں اپنا حق مہر یا کچھ مال واپس کرنے پر راضی ہو جائے، تو نکاح ختم کر دیا جاتا ہے۔ اگر شوہر راضی نہ ہو تو عورت عدالت میں اپنا کیس پیش کر کے فسخ نکاح کا فیصلہ لے سکتی ہے۔ خلع کا مقصد عورت کو ظلم یا ناچاقی کی صورت میں جائز راستہ دینا ہے۔

(iii) عدت کی اقسام بیان کریں؟

جواب:
- عدتِ وفات چار ماہ دس دن ہے۔
- طلاق یافتہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔
- حاملہ عورت کی عدت بچے کی پیدائش ہے۔

(iv) طلاقِ بائن کی تعریف کریں۔

جواب: طلاقِ بائن وہ طلاق ہوتی ہے جس سے میاں بیوی کا نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے اور رجوع ممکن نہیں رہتا، چاہے عدت باقی ہو۔ دوبارہ نکاح کے لیے نیا مہر اور نکاح کی تمام شرائط دوبارہ پوری کرنا لازم ہوتا ہے۔ خلع یا عدالتی فسخ نکاح کی صورت میں بھی طلاقِ بائن ہی واقع ہوتی ہے۔

(v) شادی بیاہ میں غیر شرعی رسومات سے کیسے اجتناب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اسلام ہمیں سادہ اور سنت کے مطابق نکاح کی تعلیم دیتا ہے۔ شادی میں اسراف، مہندی، ناچ گانا، بے پردگی، جہیز کا مطالبہ اور نمود و نمائش جیسی غیر شرعی رسومات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ نکاح سنتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کے مطابق ادا کیا جائے۔ علم، شعور، اور اصلاحی تبلیغ کے ذریعے ایسے رسوم سے اجتناب ممکن ہے، اور نکاح کو آسان، پاکیزہ اور بابرکت بنایا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

✍ قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح اور اس کے احکام و مسائل پر تفصیلی مضمون قلم بند کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ موجودہ دور میں طلاق / خلع کی شرح میں اضافے کی وجوہات اور اس میں کمی لانے کی تجاویز پر ایک مضمون تحریر کریں۔

☆ شادی بیاہ کی تقریبات میں غیر اسلامی رسومات کے خاتمے کے لیے مذاکرے کا اہتمام کیا جائے۔

☆ معاشرے میں رائج ظلم پر مبنی رسوم و رواج مثلاً سود، قتل غیرت وغیرہ کے خلاف کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

☆ اس موضوع پر گفتگو کا اہتمام کرائیں۔

stepacademyofficial.com